بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

جمعہ

فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر:- عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ ۔ ۲۰ نبوت ۱۳۳۲ھش ۔ ۲۰ نومبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۹۴

مشرقی پنجاب کے چھ ایڈیٹروں کو گرفتار کرلیا گیا

مختلف طبقوں میں نفرت کے جذبات پھیلا رہے تھے

نئی دہلی ۔ ۱۹ نومبر ۔ کل مشرقی پنجاب کی پولیس نے صوبہ کے ۶ اہم اخبارات کے ایڈیٹروں کو گرفتار کرلیا۔ یہ گرفتاریاں مبینہ قابل اعتراض مواد کی اشاعت پر عمل میں آئی ہیں۔ گرفتار شدہ ۶ ایڈیٹروں میں سے تین ایڈیٹر مشرقی پنجاب پریس ایڈوائزری کمیٹی کے ارکان اور ان میں سے ایک اس کمیٹی کے سیکرٹری ہیں۔ پولیس نے مزید ۸ ایڈیٹروں کی گرفتاری کے بھی وارنٹ جاری کئے ہیں۔ ان میں مشہور اخبار "پرتاپ" جو بیک وقت دہلی اور جالندھر سے شائع ہوتا ہے کے مالک مہاشہ کرشن کا بھی نام ہے۔

آج ان ایڈیٹروں کو ایک مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا لیکن انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کردیا۔ اب وہ عدالت کی تحویل میں زیر حراست ہیں۔ اسی الزام میں دو کمیونسٹ لیڈروں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ دہلی سے آمدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ گرفتار شدگان مختلف الانواع کے مضامین شائع کرکے مشرقی پنجاب کے مختلف طبقات میں منافرت پھیلا رہے تھے۔

یہودیوں کے حملے کے متعلق امریکہ برطانیہ اور فرانس کی قرارداد اسرائیل نے مسترد کردی

یہ قرارداد یکطرفہ ہے اس سے کشیدگی میں اضافہ ہو جائیگا ۔ اسرائیلی نمائندے کی تقریر

اقوام متحدہ ۱۹ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ اردن کے گاؤں پر اسرائیل کے حملہ کے متعلق امریکہ برطانیہ اور فرانس نے جو قرارداد سلامتی کونسل میں پیش کی ہے۔ اسرائیل نے اسے مسترد کردیا ہے۔ اس قرارداد میں اسرائیل کی مذمت کی گئی ہے۔ کل رات اسرائیلی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا یہ قرارداد نامناسب یکطرفہ اور جانبدارانہ ہے۔ اس کی وجہ سے کشیدگی میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ اسرائیلی نمائندے نے جو سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کے متعلق اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ مقیم فلسطین کو اظہار رائے کا موقعہ دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دریائے اردن کے جس علاقہ کا معاملہ زیر غور ہے۔ اس کا مکمل نقشہ اور اس کے متعلق فنی اطلاعات بھی مہیا ہونی چاہئیں تاکہ بحث کرتے وقت انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

لاہور ۱۹ نومبر ۔ پنجاب یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد آئندہ ماہ کی ۲۲ تاریخ کو دن کے دس بجے منعقد ہو رہا ہے۔ اس تقریب میں شرکت کرنے والوں کو یکم دسمبر سے قبل مقررہ فارم پر فیلو آف یونیورسٹی کے توسط سے درخواست پیش کرنی چاہیئے۔

بھارت کا خیر سگالی وفد

کراچی ۱۹ نومبر ۔ ہندوستان کی لوکل باڈیز کا ایک خیرسگالی وفد ۲۵ نومبر کو بمبئی سے کراچی آرہا ہے۔ وفد کراچی میں سات دن ٹھہریگا اور میونسپل کارپوریشن کا مہمان ہوگا۔ وفد کے اراکین سکھر۔ موہنجو دارو اور بعض دیگر مقامات پر بھی جائیں گے۔

اعلان تعطیل

کل عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے احترام میں تعطیل ہوگی۔ لہذا ۲۱ نومبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج لندن سے پاکستان روانہ ہو جائینگے

ملکہ سے ملاقات ۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت

لنڈن ۱۹ نومبر ۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد جو امریکہ سے واپسی پر اپنے پرائیویٹ دورہ کے سلسلہ میں ۱۷ نومبر کی شام کو لنڈن پہونچے تھے۔ آج لنڈن سے پاکستان کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ کل دوپہر کو قصر بکنگھم میں ملکہ الزبتھ ثانی نے آپ کا استقبال کیا۔ ملکہ کے لئے گورنر جنرل پاکستان سے ملنے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ آج حکومت برطانیہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی۔ جس میں برطانوی وزیر خارجہ وزیر تجارت اور دوسرے سربرآوردہ حکام بھی شریک تھے۔

کل جن لوگوں نے آپ سے ملاقات کی۔ ان میں برٹش چانسلر مسٹر اے۔ آر۔ بٹلر اور مصری سفیر جناب عبدالرحمن حقی بھی شامل تھے۔

پاکستان پہونچنے سے قبل آپ کا ارادہ فرانس۔ ترکی مصر اور سعودی عرب کے علاقوں میں بھی کچھ دیر ٹھہرنے کا ہے۔ لنڈن کے مشہور اخبار "ٹائمز" نے آپکے دورہ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ عجیب اور دلچسپ اتفاق ہے کہ مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان اور پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پاکستانی افواج کے لئے امریکی اسلحہ کی امداد کا مطالبہ کیا تھا ایک ساتھ ہی امریکہ کا دورہ کر رہے تھے۔ اخبار نے لکھا ہے اگر پاکستانی افواج کو اسلحہ مہیا کرنا ہی ہے تو برطانیہ کو ایسا کرنا چاہیئے۔ جبکہ پہلا اسلحہ بھی برطانیہ ہی کا ہے۔

— ڈھاکہ ۱۹ نومبر امریکی سفیر مسٹر ہوراس ہلڈرتھ آج تیسرے پہر کراچی آنے کے لئے چاٹگام سے کلکتہ روانہ ہوگئے۔

رشوت ستانی کے انسداد کے لئے کمیشن مقرر کیا جائے

کراچی ۱۹ نومبر ۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے رکن شیخ صادق حسن نے حکومت سے ایک کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا ہے۔ جو رشوت ستانی کو ختم کرنے کے لئے وزراء اور دیگر نمائندہ اداروں کے ارکان کے سرمایہ اور اثاثہ کا جائزہ لے سکے۔ اور مستقبل میں بھی اس کا خیال رکھے

سونٹن آج کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۱۹ نومبر ۔ برطانوی امور دولت مشترکہ کے وزیر ورکاؤنٹ سونٹن جو آجکل دولت مشترکہ کے ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں آج دہلی سے کراچی پہونچ رہے ہیں۔ آپ چار دن تک یہاں سرکاری مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔ آپ اپنے قیام کے دوران میں مرکزی وزراء سے ملاقات کے علاوہ اخباری نمائندوں سے بھی خطاب کریں گے۔ ۲۲ نومبر کو آپ کے اعزاز میں وزارت خارجہ پاکستان کی طرف سے دعوت دینے کا پروگرام ہے۔

جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ سیرۃ النبی

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام مورخہ ۲۰ نومبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب عید میلاد النبیؐ کی تقریب سعید کے سلسلہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ احمدیہ ہال واقعہ میگزین لین میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی)

ملک فیروز خاں نون کی حمایت

پنجاب اسمبلی کے ۲۹ ممبروں کی قرارداد

لاہور ۱۹ نومبر ۔ پنجاب اسمبلی کے ۲۹ ممبروں نے ایک قرارداد مرتب کی ہے۔ جس میں پاکستان کے استحکام اور اتحاد پر زور دیا گیا ہے اور پنجاب کے موجودہ وزیر اعلےٰ ملک فیروز خاں نون کی حمایت کی پرزور یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

ڈاکٹر جگن ابھی بھارت نہیں جاسکینگے

لنڈن ۱۹ نومبر ۔ برطانوی گی آنا کے برطرف شدہ وزیراعظم مسٹر چیڈی جگن اور وزیر تعلیم برنہام اب دہلی نہیں جاسکیں گے۔ آپ کے متعلق پہلے اطلاع تھی کہ آپ جمعہ کے دن دہلی جارہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو براستہ قاہرہ بھارت جانے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ پاسپورٹ آفس والے دفتر نوآبادیات کو اس سلسلے میں درخواست پیش کریں گے۔ اور وہاں سے یہ درخواست برطانوی گی آنا میں وہاں کی حکومت سے رائے دریافت کرنے کے لئے بھیجی جائے گی۔

پاک بھارت ریلوے سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا

کراچی ۲۰ نومبر ۔ بھارت اور پاکستان کی ریلوے سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس تین روز کے بعد آج ختم ہوگیا۔ کل کمیٹی نے دونوں ملکوں کے مسائل پر گفتگو کی تھی۔ کمیٹی کے ایجنڈا پر ۵۹ مسائل رکھے گئے تھے جن میں سٹورز مالی معاملات اور بعض دیگر مشترکہ مسائل تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت دونوں ممالک کے درمیان کھوکھراپار اور پنجاب کے راستوں سے ریلوے

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۰ نبوت ۱۳۳۱ ہش

پنڈت نہرو کے خدشات

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں بیان کے دوران میں پاکستان کے متعلق اپنے بعض تاثرات کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے پاکستان کے دستور کے متعلق فرمایا کہ:-

"مجھے ایک عام انسان کی حیثیت سے پاکستان کے دستور کے اس رجحان کو دیکھ کر سخت افسوس ہوا۔ جس کی بنیاد قرون وسطیٰ کے تصور پر رکھی ہوئی ہے۔ پاکستانی خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان کا دستور کیسا ہو۔ مگر ایک انسان پاکستان کے ایک ہمسایہ اور ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو تقسیم سے پہلے پاکستان کے بہت قریب رہا ہو۔ میرا اس سے تعلق ہے۔ مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ پاکستان میں ایسی ذہنیت ترقی کر رہی ہے۔ جسے جدید زندگی کے تقاضوں کے پیش نظر سمجھنا بہت مشکل ہے۔ یہ تو بالکل رجعت پسندانہ اور غیر جمہوری تصور ہے۔

پنڈت نہرو نے فرمایا کہ

"پاکستان کے دستور کے متعلق بھارتیوں کا تاثر یہ ہے۔ کہ اس دستور کے ذریعہ پاکستان میں شہریوں کے دو طبقے پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک طبقہ وہ جسے ترقی کے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ اور دوسرا وہ کہ جسے کم مواقع حاصل ہوں گے۔ نیز اس سے اقلیتوں میں جنہیں کم مواقع حاصل ہوں گے۔ احساس کمتری پیدا ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے۔ مگر اقلیتیں بالکل نظر انداز ہو جائیں گی۔ اور ان کا کوئی مستقبل باقی نہ رہے گا۔ اقلیتوں کو سخت پریشانی ہو گی۔ اور پاکستان کے رجعت پرستوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔"

پنڈت جی نے یہ اظہار خیال اس لئے فرمایا ہے۔ کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے دستور کے جو بنیادی اصول منظور کئے ہیں۔ ان کا انحصار اسلامی اصولوں پر رکھا گیا ہے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جس انداز سے ہمارے بعض علماء کی طرف سے کئی صدیوں سے اسلام کو دنیا میں پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ پنڈت نہرو جیسے غیر مسلم کی طرف سے جو بظاہر ایک جمہوری ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ ایسے خیالات کا اظہار غیر قدرتی نہیں ہے۔ اور یہ اظہار خیال سو فی صدی اس رائے کے مطابق ہے جو تمام دنیا کے غیر مسلموں نے اسلام کے متعلق آج قائم کر رکھی ہے جس رائے کو قائم کرنے میں بے شک دشمنانِ اسلام کی مغالطہ انگیزیوں کو پختہ تر اور مضبوط تر کرنے میں خود مسلمانوں کے کئی گذشتہ صدیوں کے کردار اور تشریحات و توضیحات کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔

ایک وقت تھا۔ کہ غیر مسلم خود اپنے وطنوں پر اسلامی تسلط کو اپنے ہم مذہبوں کی حکومت پر ترجیح دیتے تھے۔ اور مسلمانوں کو بلا بلا کر خود اپنا اقتدار ان کے حوالے کرتے تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ پنڈت نہرو جن کو ہم تمام دنیا کے غیر مسلموں سے صرف ایک مثال کے طور پر لیتے ہیں۔ پاکستان میں اسلامی اصولوں کے دستور کے متعلق سنکر پکارنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ ایسا دستور پاکستان کی رجعت پسندی ہے۔ غیر جمہوری اور قرون وسطیٰ کے تصور کی پابندی ہے۔

یہ کس قدر افسوسناک امر ہے۔ کہ وہ اسلام جس نے قرون وسطیٰ کی ظلمتوں کو جمہوریت کے چراغ سے منور کیا۔ آج اسی اسلام کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے اصولوں کے مطابق دستور بنانا غیر جمہوری اور قرون وسطیٰ کے تصور کو اپنانا ہے۔ اور یہ رجعت پسندی ہے۔

جن لوگوں نے یورپ کے قرونِ وسطیٰ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اہلِ یورپ کا اس ظلمت سے نجات پانے کی وجوہات پر سوچا ہے۔ ان پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ اسلامی اصولوں کا ہی نور تھا۔ جس نے یورپ کی جہالت کی تاریکیوں میں سب سے پہلے جگمگاہٹ پیدا کی تھی۔ وہ اسلام ہی تھا۔ جس نے آزادی کا چارٹر

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

کے چند لفظوں میں تمام تاریخ انسانی میں پہلی دفعہ اقوام عالم کے سامنے رکھا تھا۔

اور یورپ نے اس چارٹر کو لیا اور حرز جان بنا لیا۔ اور آج یہ عالم ہے۔ کہ برطانیہ کے لارڈ جسٹس مسٹر ڈیننگ نہایت فخر کے ساتھ برطانیہ میں مذہبی آزادی کے متعلق اپنے ایک کتابچہ میں لکھتے ہیں:-

"کئی صدیوں تک ہمارے جج یہ فیصلہ کرتے آئے۔ کہ عیسائیت ملکی قانون کا جزو ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار ایک ایسا جرم تھا جس کی سزا عدالت میں دی جا سکتی تھی۔

مگر اب ہم ایسے نقطہ پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ اگرچہ مسیحی عقائد اب بھی ہماری زندگی کی بنیاد ہیں مگر انہیں قانون سے نہیں بلکہ صرف وعظ اور مثال سے نافذ کیا جا سکتا ہے"۔ ("Freedom under The Law page 230)

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ تاریخ مذاہب و اقوام میں صرف دین اسلام ہی ہے۔ جس نے سب سے پہلے ٹھوس اور مبین الفاظ میں یہ اصول پیش کیا۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اور آپؐ کے بعد آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے کردار سے اس کو نقش صفحۂ عالم کیا۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔ اس لئے دین کے اختیار کرنے میں کوئی کسی قسم کا جبر و اکراہ نہیں۔ یورپ نے اس اصول کو اختیار کیا۔ اور وہ نتیجہ پیدا کیا۔ جو ہم برطانیہ کے لارڈ جسٹس ڈیننگ کے متذکرہ بالا الفاظ میں دیکھ رہے ہیں۔ مگر ہم نے ......

مگر ہم نے اس عظیم الشان مذہبی آزادی کے چارٹر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم تو بعدازاں اس کو اللہ تعالیٰ کی آخری اور جاودانی کتاب میں پڑھتے رہے۔ ہم نے۔ ہم نے اس کو اپنی دنیوی ترقیوں کے راستہ میں حائل سمجھا۔ ہم نے اس کو اپنے بادشاہوں اپنے حکمرانوں کی خواہشات کے منافی پایا۔ ہم نے اس لئے اور اپنے حلوے مانڈے کے لئے اسی درخشاں اور عظیم الشان چارٹر کو قرآن کریم میں سے ہی منسوخ قرار دے دیا۔

اور جب اس کو ہضم نہ کر سکے۔ تو ہم نے کوشش کی کہ اس کے معنی ہی نہ دیئے جائیں۔ چنانچہ کبھی یہ معنے کئے۔ کہ دین میں اکراہ اکراہ ہی نہیں ہوتا۔ اور کبھی یہ معنی کئے۔ جیسا کہ آجکل بعض علماء نے کئے ہیں۔ کہ انفرادی طور پر کسی کو بالجبر دین میں داخل تو نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اجتماعی لحاظ سے غیر مسلموں سے بزور شمشیر حکومتی اقتدار چھیننا اور تارک اسلام کو قتل کرنا جائز ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے کلمہ گویوں کو اسلامی اصولوں کی تشریح و توضیح کے اختلاف پر کم از کم غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لئے جد و جہد کرنا جائز ہے۔

اللہ! اللہ!

اگر خدانخواستہ پاکستان میں اس ذہنیت کو پنپنے دیا گیا۔ تب تو پنڈت نہرو کے خدشات واقعی صحیح ثابت ہوں گے۔ مگر ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ اس مقدس استبداد کا زمانہ اب گذر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اور کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ قیامت تک زندہ ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حمد الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

"الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا۔ اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا۔ اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ اور ان کی آل و اصحاب پر۔ کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ اور وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا۔ اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا۔ وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا۔ اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا۔ وہ معجزۂ قدرت رحمان کہ جو امی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا۔ اور ہر ایک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۷ و ۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی

پیدائش

آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل ریگستان عرب میں بیس اپریل ۵۷۱ء کو بحیرہ احمر کے مشرقی کناروں کے قریب ساحل سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر "مکہ" نامی ایک گاؤں میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اور اسی طرح پیدا ہوا جس طرح ہزاروں کی تعداد میں ہر روز بچے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بچہ جس کی والدہ کا نام آمنہ اور والد بزرگوار کا نام نامی عبداللہ تھا۔ قریش کے سب سے ممتاز گھرانے بنو ہاشم کا چشم و چراغ تھا۔ اس کے دادا نے اس کا نام "محمد" رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

دعائے خلیل

آج سے ہزارہا برس قبل اسی ریگستان وادی غیر ذی زرع میں خدا تعالےٰ کے خلیل نے نہایت تضرع کے ساتھ دعا فرمائی تھی۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ سو خدا تعالےٰ نے اپنے خلیل کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور اپنے "عزیز" اور "حکیم" ہونے کا ثبوت زبردست ثبوت بے نظیر برہان اس طرح پیش کیا کہ ابراہیمؑ کے بیٹے اسمٰعیل کی نسل سے۔ ہاں اسی اسمٰعیلؑ کی نسل سے جو خدا کا ذبیح تھا۔ ہاں وہی اسمٰعیل جو "ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصابرین" کا ورد کرنے والا تھا۔ ہاں وہی اسمٰعیل جس کو نصاریٰ نے بالکل بے حقیقت قرار دیا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کی "زبردست حکمت" نے یہی مناسب سمجھا کہ "افضل الانبیاء طوق الرسالۃ تاج الرسل خاتم بل زینۃ لعباد اللّٰہ کلھم" اسی ذبیح اللہ کی اولاد سے پیدا ہو

انجیل کی پیشگوئی

گو یہ پیدائش اپنے حالات اور ماحول کے لحاظ سے ایک معمولی بالکل معمولی ولادت نظر آتی ہے۔ مگر ایک نکتہ شناس اور مدبر اس میں بہت سی باریک در باریک حکمتوں کو مضمر دیکھتا ہے۔ اسی پیدائش سے حضرت ابراہیم کی دعا قبول ہوئی تھی اور اسی پیدائش سے انجیل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ہے۔ جو اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اور وہ جس پر گرے گا اسے پیس ڈالے گا"۔ (متی باب ۲۱ آیت ۴۲ و ۴۳)

وہ بچہ بڑھا اور پلا دنیا کی کاروبار میں مشغول رہا۔ تجارت کی۔ قوم کی بھیڑیں چرائیں۔ ان پڑھ بدوؤں کی صحبت میں رہا مگر باوجود ان سب باتوں کے۔

انک لعلی خلق عظیم (قلم ع)

کا عظیم الشان خطاب خدا تعالےٰ سے پایا "یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ہے"۔

تکالیف

وہ اکیلا دنیا میں اٹھا۔ "اس نے تلوار کے سایہ میں پرورش پائی" ہر قسم کی مصیبتیں اسے اٹھانا پڑیں۔ اس کا خاندان اس کا مخالف ہوا۔ اس کے دوست اس کے دشمن ہو گئے۔ وہی لوگ جن سے وہ محبت کرتا تھا۔ وہی لوگ جن کی بہتری کا خیال اس کے دل کو کھا رہا تھا۔ وہی قوم جس کی بہبودی کے غم میں وہ گھلا جاتا تھا۔ اس کی اشد ترین دشمن ہوئی۔ اسے اس کی محبوب ترین چیز اپنے جد امجد کی واحد یادگار حرم کعبہ میں عبادت سے روکا گیا۔ اس کے سر پر عین سجدہ کے وقت اونٹ کی اوجھ لا کر ڈالی گئی۔ اس کے گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹا گیا۔ اس کو پتھر مار مار کر سر سے پاؤں تک زخمی کر دیا گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے عبرتناک مقاطعہ ایک خطرناک بائیکاٹ کیا گیا۔ ایک دن نہیں دو دن نہیں مہینہ نہیں ایک سال نہیں پورے تین سال تک کسی کو اس سے ملنے کی اجازت نہ دی یہ سب کچھ کیوں تھا؟ صرف اس لئے کہ وہ خدا کی پرستش کی تعلیم دیتا تھا۔ اور اس سے کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا۔ اور اس کی جبین نیاز لات و عزیٰ کے سامنے نہ جھکتی تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے اس بندے نے ان مصائب کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دی اور خدا تعالیٰ کی وحدت کو کثرت کے مقابلہ میں پیش کرتا ہی گیا۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فرد واحد ایک قوم سے متبدل ہو گیا۔ کفر اسلام اور شرک توحید کے رنگ میں نظر آنے لگا۔ وہی جو بتوں کی خاطر خدا کے برگزیدہ بندے کو طرح طرح کے عذاب دیتے تھے۔ توحید کے علمبردار بنے اور توحید کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اللھم صل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابتدائی زندگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ تھوڑا عرصہ پہلے آپؐ کے والد بزرگوار نے وفات پائی چھ سال کے ہوئے تو آغوش مادر سے بھی ہمیشہ کے لئے محروم کر دیئے گئے۔ اب تک آپؐ کے دادا عبدالمطلب آپؐ کی محبت سے پرورش فرما رہے تھے۔ مگر قدرت کسی کا احسان آپؐ کے سر پر رکھنا نہ چاہتی تھی۔ آٹھ سال کی عمر میں دادا بھی فوت ہو گئے۔ اور آپؐ کے چچا ابو طالب نے آپؐ کی کفالت اپنے ذمہ لی۔ آپؐ جب بیس سال کے ہوئے تو "حلف الفضول" میں شرکت فرمائی۔ جو ظالم کے خلاف مظلوم کی حمایت کا مبارک عہد تھا۔

صادق اور امین

آپؐ کی راستبازی اس قدر بڑھی کہ آپؐ کو صادق اور امین کا لقب ملا۔ آپؐ چوبیس سال کی عمر میں مکہ کی ایک مالدار عورت خدیجہ کے مال کی تجارت کی غرض سے شام تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق قیس بن سائب مخزومی نے جو خود شام میں تجارت کرتا تھا۔ شہادت دی۔

کنت لا تداری ولا تماری۔ کہ آپؐ کا معاملہ صاف ہوتا تھا۔ کسی قسم کا جھگڑا نہ کرتے تھے۔ سفر سے واپسی پر خدیجہؓ کے نوکر نے جو حضور کے ہمراہ تھا۔ خدیجہؓ سے سفر کے تمام حالات بیان کئے اور حضور کی تعریف کی خدیجہؓ نے خوش ہو کر اور آپؐ کی راستبازی سے متاثر ہو کر۔ حضورؐ کو شادی کا پیغام دیا۔ حضورؐ نے منظور فرمایا اور پچیس سال کی عمر میں چالیس سالہ بوڑھی سے شادی کی۔

اللھم صل علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

حضرت خدیجہ نے اپنے تمام غلام آپؐ کے سپرد کئے۔ حضور نے سب کو آزاد کر دیا اور دنیا کو غلامی سے نکالنے کی بنیاد ڈالی۔

غار حرا

آپؐ وقت نکال کر قریب ہی غار حرا میں چلے جاتے۔ اور وہاں جا کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور فتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض پر اس کے نزول سے قبل ہی آپؐ کا عمل تھا۔ آخر خدا تعالےٰ کے اپنے تمام وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آیا رحمت خداوندی جوش میں آئی اور دنیا کی تمام کتابوں سے اعلیٰ اور ارفع شان والی کتاب کا ابتدا ہوئی

در عظمت شان و افاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است — خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش — در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم — یک قطرۂ زبحر کمال محمدؐ است

ایں آتشم ز آتش مہر محمدیؐ — ویں آب من ز آب زلال محمدؐ است

ترجمہ

میری جان اور میرا دل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچے پر نثار ہے۔ میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے کہ ہر ایک مقام میں آپؐ کے جمال کی گونج ہے۔ یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو دے رہا ہوں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے کمالات کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ یہ میری آگ آپؐ کی محبت کی آگ سے ہی روشن شدہ ہے۔ اور یہ میرا پانی آپؐ ہی کے مصفا پانی سے حاصل کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اقرأ باسم ربك الذی خلق (علق ع۱) اور بائبل کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے (بنی اسرائیل کے بھائیوں سے) تجھ سا (موسیٰ سا) ایک نبی برپا کردوں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا۔ میں اس سے اس کا حساب لوں گا۔" (استثناء باب ۱۸ آیت ۱۹)

نبوت کا اعلان

آپؐ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی ایمان لے آئے حضرت عمرؓ قتل کرنے آئے مسلمان ہوکر گئے۔ کفار نے سخت مخالفت کی طائف والوں نے بازاری لونڈے آپؐ کے پیچھے چھوڑے۔ گالیاں دیں پتھر مار مار کر ایڑی سے چوٹی تک لہولہان کردیا نبوت کے پانچویں سال رسول کریم صلعم نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کا مشورہ دیا۔ اب مدینہ کے کچھ لوگ ایمان لے آئے تھے ان کی گذارش اور اذن الٰہی سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی

مدینہ میں آمد

مدینہ میں پہنچ کر حضور نے وہاں کے یہودیوں سے معاہدہ فرمایا۔ کہ یہود یا مسلمانوں کا کسی سے مقابلہ ہوگا تو ایک فریق دوسرے کی مدد کرے گا۔ اس معاہدہ میں امتِ محمدیہ کے لئے اس پرآشوب زمانہ میں جب کہ اسلام کی حالت بعینہٖ اسی حالت کے مشابہ ہے۔ جو مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت تھی۔ سبق ہے۔ پس امت مسلمہ کو۔ "تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم کے مطابق آپس میں تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مشترکہ باتوں پر متحد ہو جانا چاہیئے"۔ کیا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کا یہی مطلب نہیں؟

دس ہزار قدسی

ہجرت کے آٹھویں سال وہی اکیلا فرد جس کو اس کی قوم نے رد کیا تھا۔ دس ہزار قدسیوں کو لے کر مکہ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوا اور بائیبل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

"خداوند سینا سے آیا شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔" (استثناء باب ۳۳ آیت ۲-۳)

اب آپؐ فاتحانہ حیثیت میں تھے آپؐ کے جانی دشمن جنہوں نے آپؐ کو سخت تعذیب کے بعد مکہ سے نکالا تھا۔ آپؐ کے سامنے قیدیوں کی حیثیت میں تھے۔ آپؐ کے زخموں سے ابھی خون بھی خشک نہ ہوا تھا چاہتے تو بدلہ لیتے۔ مگر کیا فرمایا رحمۃ للعالمین کی رحمت جوش میں آئی اور ایک آواز بلند ہوئی۔ "لا تثریب علیکم الیوم وانتم الطلقاء" جاؤ تم کو معاف کیا آزادی سے پھرو۔ فتح مکہ کے بعد تقاضائے بشریت تو یہ تھا۔ کہ اب گھر آ گئے تھے یہیں رہتے۔ مگر علیٰ خلق عظیم پر فائز انسان سب سے زیادہ وفادار تھا، وہ ہجرت سے پہلے انصار کو کہہ چکا تھا۔ "تمہارا خون میرا خون ہے تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں"۔ پس آپؐ رنج و محن کے زمانہ کے ساتھ دینے والوں کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے۔ اور دو سال تک وہیں رہے اور وفات پائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴۰ سال کی عمر میں دعویٰ نبوت فرمایا ۵۳ سال کی عمر میں ہجرت کی اور ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقت میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ نمونہ کے طور پر چند باتیں عرض کرتا ہوں

راست گفتاری

قرآن شریف میں ہے فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون ٥ (یونس رکوع ۲)

کہ اے کفار میں چالیس سال تک قبل از دعویٰ نبوت تم میں رہا ہوں۔ میری زندگی تم سے پوشیدہ نہیں۔ پھر تم سوچتے نہیں ہو (ا) حضورؐ نے کفار مکہ کو پہاڑی پر بلا کر فرمایا۔ "ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلاً تخرج من سفح ھذا الجبل، کنتم مصدقی۔" کہ اگر تمہیں کہوں کہ ایک گروہ اس پہاڑ کے پرلی طرف سے تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ تو کیا تم مان لوگے؟ انہوں نے کہا ما جربنا علیك کذبًا" ہم نے تجھ سے کبھی جھوٹ نہیں سنا۔

(ب) ابوجہل جیسے دشمن اسلام نے کہا۔ انا لا نکذبك بل تکذب بما جئت بہ۔ ہم تجھے جھوٹا قرار نہیں دیتے بلکہ قرآن کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔

استقلال و استقامت

قرآن شریف میں ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ (پ۲۴ رکوع ۱۸) کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر نزول ملائکہ ہوتا ہے

(ا) حضور علیہ السلام کی استقامت کا اس سے بڑھ کر اور کیا نمونہ ہوسکتا ہے کہ تمام ملک آپؐ کو مصائب میں ڈالتا ہے چھوٹا بڑا آپؐ کا مخالف ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کی تکالیف دی جاتی ہیں۔ مگر آپؐ تبلیغ اسلام کو نہیں چھوڑتے۔

(ب) ابوطالب کے پاس قریش کی سفارت آئی کہ اپنے بھتیجے (آنحضرت صلعم) کو بتوں کی مخالفت سے باز رکھیں۔ آپ (ابوطالب) نے حضورؐ کو کہا۔ کہ آپؐ بتوں کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ تو اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کا مستقل مزاج رسول کیا جواب دیتا ہے۔

"واللہ یا عم! لو وضعتم الشمس فی یمینی والقمر فی شمالی ما ترکت ھذا الامر الا ان یظھرہ اللہ او اھلك فیہ (لب التاریخ ص۳۰)

کہ اے چچا خدا کی قسم خواہ آپ میرے دائیں سورج اور بائیں چاند رکھ دیں۔ میں کبھی بھی اس کام کو نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ خدا تعالیٰ نہ مجھے اس سے روک دے۔ یا میں اس میں ہلاک ہو جاؤں اللہ اللہ کس قدر استقامت ہے! کیا کسی چھوٹے میں اس کا شمہ تک بھی پیش کیا جاسکتا ہے؟

انصاف و عدل

قرآن شریف میں واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (نساء رکوع ۷) کہ جب تم کو حکومت دی جائے تو عدل کے ساتھ حکومت کرو

(ا) ابو حدردؓ اسلمی ایک صحابی تھے۔ انہوں نے کسی یہودی کا قرضہ دینا تھا یہودی اصرار کرتا تھا۔ مگر ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ یہودی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آیا۔ حضورؐ نے ابو حدردؓ کو باوجود اس کے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا حکم دیا کہ فوراً قرضہ ادا کردو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا تہبند بیچا اور قرضہ ادا کیا۔

(ب) خیبر میں یہودیوں نے عبداللہ بن سہل کو شہید کردیا۔ محیصہ نے جو عبداللہ کے ساتھ تھے آکر حضورؐ سے شکایت کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا سکتے ہو کہ عبداللہ کو یہود نے قتل کیا؟ محیصہ نے کہا۔ میں نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ حضورؐ نے یہودانِ خیبر سے بالکل تعرض نہیں فرمایا بلکہ بیت المال سے خون بہا ادا کروادیا۔ حضورؐ چاہتے تو غصہ میں آکر اہل خیبر سے بدلہ لیتے۔ مگر یہ آپؐ کی انصاف پسندی [illegible]

سخاوت

قرآن شریف میں ومن یوق شح نفسہ فاولٰئك ھم المفلحون (الحشر رکوع ۱) جو آدمی طبیعت کے بخل سے باز رکھا جائے۔ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(ا) حضرت ام سلمہؓ (ام المومنین) فرماتی ہیں۔ کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو چہرہ متغیر تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ خیر تو ہے؟ فرمایا کل جو سات دینار آئے تھے شام ہوگئی اور وہ بستر پر پڑے رہے۔ (مسند ابن حنبل جلد ۶ ص۲۹۳)

(ب) ۳ھ بنو نضیر کے مخیریق نامی ایک یہودی کا نے مرتی دفعہ سات باغ عینیا۔ صائفہ۔ مشربہ ام ابراہیم وغیرہ حضور علیہ السلام کے نام وصیت کر گئے حضورؐ نے تمام کے تمام غرباء اور مساکین کے لئے وقف فرمادئے (اصابہ)

اپنے متعلق

قرآن شریف میں قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ۔ کہہ دے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے۔

(ا) معوذ بن عفراء کی بیٹی "ربیعہ" کی شادی کے موقعہ پر اس کے گھر حضورؐ تشریف لے گئے۔ لڑکیاں دف کے ساتھ شہدائے بدر کے مرثیہ گارہی تھیں کہ یہ مصرع آیا
"وفینا نبی یعلم ما فی غد"
کہ ہم میں نبی صلعم ہیں۔ جو کل آئندہ کی بھی باتیں جانتے ہیں۔ حضورؐ نے اسے ناپسند فرمایا اور اس کا پڑھنا روک دیا۔ (مسلم)

(ب) ایک صاحب حضور کے پاس آئے۔ اور باتوں باتوں میں کہا۔ "جو خدا چاہے اور جو حضور چاہیں"۔ حضورؐ نے اسے بھی ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا "تم نے خدا کا شریک اور ہمسر ٹھہرایا۔ کہو جو خدا تعالیٰ تنہا چاہے"۔ (ادب المفرد امام بخاریؒ)

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر المصلح کا چھوٹا بچہ عزیز نعمان احمد سلمہٗ۔ چند دنوں سے علیل ہے۔ بہت زیادہ کمزور ہوگیا ہے احباب اس کی جلد تر شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

ذکرِ حبیبؑ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تقریر

(۲)

عام اصول جو دنیا کے کاموں میں ہم دیکھتے ہیں۔ وہ تعمیری رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ یا تخریبی پہلو اس میں نمایاں ہوتا ہے۔ تعمیر وقت کو چاہتی ہے۔ اس کے لئے ایک لمبا وقت درکار ہوتا ہے۔ آپ لوگوں نے یہ ہال جس میں ہم بیٹھے ہیں۔ تیار کیا۔ اس پر کافی وقت صرف ہوا ہوگا۔ مگر تخریب کے لئے کسی معتدبہ وقت کی ضرورت نہیں ہوئی۔ چند گھنٹوں۔ منٹوں یا سیکنڈوں میں سالوں کا کام ملیامیٹ کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس مسلمہ اصول کے خلاف اسلام کی تعمیر بہت قلیل عرصہ میں ہوئی۔ اور چند سالوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عروج کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا۔ اس طرح سے مسلمہ قضیہ کو باطل کر دکھایا۔ اور ان الدین عند اللہ الاسلام کے فیصلہ کو برحق ثابت کر دکھایا۔

مخالفین اسلام نے تخریب کے لئے روزِ اول سے ہی کوششیں کیں۔ مگر ہزار سال تک وہ اپنی معاندانہ کوششوں میں ناکام رہے۔ لہٰذا ازاں مسلمانوں کی اپنی گری ہوئی حالت ان کی رسوائی کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اسی رنگ کا ہوا۔ جس دن سے حضور نے دعویٰ کیا۔ اسی دن سے مِنی لعنت کا شور برپا کیا گیا۔ ہر قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کی اور سلسلہ کی ہر موقعہ پر دستگیری فرمائی۔

غرضیکہ سیرت مسیح موعودؑ کے کئی پہلو ہیں۔ جن پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ میں نے اس پاک و مطہر وجود سے وہ فیض پایا ہے جو کسی محسن سے نہیں مل سکتا۔ ایک اور پہلو حضورؑ کی سیرت کا بیان کرتا ہوں۔ انسانی فطرت میں انتقام کا مادہ بھرا ہوا ہے۔ ہر شخص جوشِ انتقام میں کیا کچھ نہیں کرگزرتا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت بھی عزیزٌ ذو انتقام ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا۔ کہ دشمنوں کی شرارتوں کے باوجود کبھی انتقام سے کام نہیں لیا۔ آپ کا طرۂ امتیاز ہمیشہ عفو اور درگذر ہی رہا۔ بہت ابتدا کا واقعہ ہے۔ کہ ڈھاب میں مکانات بنائے جاتے تھے سید احمد نور صاحب کابلی نے بھی مکان بنانا چاہا۔ دشمنوں نے دشمنی کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ مقابلہ میں پٹھان تھے۔ انہوں نے بھی جواباً حملہ کیا۔ دشمنوں کا ایک آدمی سخت زخمی ہو گیا۔ بس کیا تھا۔ انہوں نے اپنی طاقت کے زعم میں نالش کر دی۔ میں نے حضرت اقدس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضور نے حکم دیا۔ کہ سید احمد نور صاحب کابلی کو لے جا کر فوراً صلح کرا دی جائے۔ مگر دشمنوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ اسی دوران میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک عجیب کرشمہ دکھایا جو شخص اس واقعہ کا سرغنہ تھا اس کی بہو بیمار پڑ گئی۔ معالج نے کہا۔ کہ اس کے علاج کے لئے فوراً مشک کی ضرورت ہے۔ اور وہ سوائے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں سے کسی اور کے ہاں نہیں مل سکتی۔ وہ شخص میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں کس منہ سے حضرت مرزا صاحب کے پاس جاؤں۔ میں نے اسے کہا۔ کہ تم میرے ساتھ چلو۔ اور میں اسے اپنے ہمراہ لے گیا۔ حضور نے سنتے ہی فوراً بوتل نکالی۔ اور اس کے سامنے الٹ دی۔ اور فرمایا۔ کہ بغیر ضرورت ہو۔ تو اور لے جانا۔ خدا کا کرنا تھا۔ کہ تعطیل کی وجہ سے وہ لوگ نالش نہ کر سکے۔ ادھر ہم نے تھانہ میں رپٹ لکھوا دی۔ تھانیدار نے ان میں سے ۱۲ افراد کو ہتھکڑی لگوا دی۔ حضرت اقدس کو معلوم ہوا۔ تو حضور نے فوراً ہی ضمانت دلوا کر ان کو رہا کروا دیا۔ پولیس کا چالان جب اوپر گیا۔ تو سردار غلام حیدر صاحب کے ہاں مقدمہ چلا۔ فیصلہ سنانے سے ایک دن پہلے وہ لوگ حضرت اقدس کے پاس آئے۔ اور معافی کے طلبگار ہوئے۔ حضورؑ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے عرض کی۔ کہ حضور اس معاملہ میں ہمارا دخل نہیں۔ مقدمہ سرکار کی طرف سے ہے۔ اور حکومت مدعی ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ تم جاؤ۔ اور مجسٹریٹ سے کہو۔ کہ ہم نے ان لوگوں کو معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ میں گیا۔ اور مجسٹریٹ کو حضور کا پیغام پہنچا دیا۔ اس نے فوراً جواب دیا۔ کہ ان کا کیا دخل ہے۔ مقدمہ تو سرکار کی طرف سے ہے۔ مگر اسی وقت اس کے قلب پر ایک تصرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا۔ کہ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد وہ مجسٹریٹ بولا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب نے ان لوگوں کو معاف کر دیا ہے تو میں بھی معاف کئے دیتا ہوں۔ ورنہ میں تین تین سال کی سزا دینے والا تھا۔ یہ تھا حضور کا حسن سلوک اپنے دشمنوں کے ساتھ۔ ان اخلاق فاضلہ کا حضورؑ کی طرف سے ہمیشہ ہی اظہار ہوتا رہا۔

لالہ شرمپت بیمار ہوئے تو حضور ہر روز ان کی تیمارداری کے لئے اس کے مکان پر تشریف لے جاتے۔ انہیں ناسور تھا۔ فرماتے شرمپت تم مرتے نہیں۔ میں تمہارے لئے دعا کر رہا ہوں ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کو ان کے علاج کے لئے حضور نے مقرر فرمایا۔ مقدمات کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو ایک مقدمہ لالہ چندو لال آریہ کی عدالت میں تھا۔ آریوں نے سخت زور لگایا۔ اور دباؤ ڈالا۔ کہ ضرور سزا ہو۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے جب اس کا ذکر کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ خدا کے شیروں پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے؟

لیکھرام کے قتل کے مقدمہ میں حضرت ناصر نواب صاحب خبر لے کر آئے۔ کہ حضور پولیس ہتھکڑی لے کر آئی ہے۔ حضور نے قطعاً گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ کیا مضائقہ ہے۔ کیا لوگ سونے چاندی کے کڑے نہیں پہنتے۔ اگر خدا کی راہ میں لوہے کے کڑے (یعنی ہتھکڑی) پہننی پڑے۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔

غرضیکہ جس جس رنگ میں حضور کو دیکھا۔ ہر رنگ میں حضور کی سیرت میں ہمارے لئے سبق ہے۔ کام کرنے کا حضور کو جو ملکہ تھا۔ وہ میں نوجوانوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضور دن رات کے کسی حصہ میں بھی کام کرنے سے جی نہ چراتے جس قدر بڑی بڑی کتابیں حضور نے تالیف فرمائیں۔ وہ بیماری کی حالت میں ہی لکھی گئیں۔ حضور کی قوت قدسی کا یہ اثر ہے۔ کہ دوسرے لوگ بھی اسی سرعت سے حضور کے ہمراہ کام کرتے اعجاز المسیح اعجاز احمدی وغیرہ کتابیں چند دنوں میں ہی لکھی گئیں۔ اور شائع کی گئیں۔ حضور خود ہی لکھتے پروف دیکھتے۔ ساتھ ساتھ ہم لوگ بھی لگے رہتے۔ سردار کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ جو روح حضورؑ کے اندر تھی۔ وہی ہم سب میں کام کرتی ہوئی نظر آتی تھی۔ پس اے نوجوانو یاد رکھو۔ کہ ہر قوم۔ ہر خاندان۔ ہر ملک کی امیدیں نوجوانوں پر لگی ہوتی ہیں۔ ہم لوگ اپنی عمر کے آخری حصہ میں ہیں۔ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ پس ہماری امیدیں نوجوانوں پر ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو ایسا امام دیا ہے۔ جو حسن اور احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہے۔ گو وہ اب بوڑھے ہیں۔ مگر انہوں نے سلسلہ کی باگ ڈور ایسے وقت میں سنبھالی۔ جبکہ وہ جوان تھے۔ ان کا نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ باوجود اتنی عمر کے وہ نوجوانوں سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی۔ کہ میں حضور کی ملاقاتیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوتی ہیں۔ چنانچہ میری درخواست کو شرف قبولیت بخشی گئی۔ میں بیٹھ گیا۔ جماعتیں آتی ہیں۔ ان کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ گھنٹی پر گھنٹی بج رہی ہے۔ مگر لوگ فرطِ محبت کی وجہ سے اٹھنا نہیں چاہتے۔ حضور خود کہتے ہیں۔ کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ ایک زمیندار آتا ہے۔ اور اپنی سادگی میں کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ حضور میری گائے نے بچہ دیا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور کوئی کچھ۔ حضور سب سے مخاطب ہیں۔ دو گھنٹے کے بعد میں نے یہ کہہ کر اجازت چاہی کہ میں اب برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ تو حضور کا ہی کام ہے۔ جن کو خدا نے "اولوالعزم" کے خطاب سے ملقب کیا ہے۔

اس امام عالی مقام نے نوجوانوں کے مستقبل کے لئے خدام الاحمدیہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں نوجوانوں کو کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اپنے اندر اپنے پیارے امام کی اقتدا میں عملی قوت نہ صرف پیدا کریں۔ بلکہ اسے بہت تیز کریں۔ اسلام طاقت سے نہیں پھیلا۔ بلکہ عملی قوتوں اور پاک نمونوں سے پھیلا ہے۔ میں نے حیدرآباد کے قیام میں تصوف کا مطالعہ شروع کیا۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ میں ایک کتاب لکھوں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تصوف لکھوں۔ کہ وہ کیا ہے۔ میں گہرے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جس قدر صوفیوں کی خانقاہیں ہیں۔ وہ ان بزرگوں کے تبلیغی مراکز تھے۔ حضرت علام فرید شکر گنج والے۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ حضرت قطب الدینؒ اور ایسے سب بزرگ اسی رنگ میں تبلیغ کرتے رہے۔ ان کی ابتدا مجاہدات سے ہوتی تھی۔ دراصل اس زمانے کا مجاہدہ یہ تھا۔ کہ وہ اپنے اندر انکساری۔ فروتنی پیدا کرتے۔ اور تعلق باللہ قائم کرتے۔ اور لوگوں کی اس طرف راہنمائی کرتے۔ پس عملی زندگی سے وہ لوگ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے اس نمونہ کو دیکھ کر لوگ جوق در جوق مسلمان ہو جاتے۔ پس خدام الاحمدیہ پر تمام تر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کے ذریعہ سے ہی اب دنیا میں روحانی انقلاب برپا ہوگا۔ اور احمدیت کی ترقی ہوگی۔

(باقی)

برادرانِ سلسلہ کو اطلاع

میں ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس انشاء اللہ العزیز کراچی سے ربوہ جا رہا ہوں۔ راستہ میں جہاں دن کو گاڑی گذرتی ہے۔ جن بھائیوں کو بآسانی ملاقات کا موقع مل سکے۔ تو مجھے ان سے سالہا سال کے بعد ملنے سے ایک روحانی مسرت ہوگی۔ رات کے وقت کوئی بھائی تکلیف نہ کریں۔ دعا کریں۔ کہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی رضا اور حصول برکات کا ذریعہ ہو۔ ربوہ سے میں قادیان ہو کر حیدرآباد چلا جاؤں گا۔ وباللہ التوفیق۔

(خاکسار عرفانی مؤسس الحکم)

اصحابِ قلم احباب سے درخواست

الفرقان کا "قرآن نمبر" مرتب ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۵۳ء میں پوری آب و تاب سے شائع ہوگا۔ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے۔ کہ اس نمبر کے لئے اپنے افکار و خیالات جلد زیر ترتیب کر کے ارسال فرما دیں۔ ہر مضمون اور ہر نوٹ قرآن مجید سے متعلق ہونا ضروری ہے۔ شعراء صاحبان بھی مدح قرآن میں حصہ لیکر ممنون فرما دیں۔

(خاکسار ابوالعطاء ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ کی کتب

صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد کتب طبع کروائی ہیں۔ ملکی تقسیم کے وقت سابقہ تمام کتب قادیان میں رہ گئی تھیں۔ اور پاکستان میں ان کتب کا ملنا مشکل ہو رہا تھا۔ اب جب کہ یہ کتب آپ کے قومی کتب خانہ نے طبع کروائی ہیں تو احباب جماعت کا فرض ہے کہ ان کتب کو بکثرت خرید کر مطالعہ کریں۔ اس سے صیغہ ہذا کی امداد ہوگی۔ اور دوسری کتب بھی طبع کروائی جا سکیں گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر جلد اول اور ششم اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی رقم فرمودہ سیرت خاتم النبیین حصہ سوم بھی یہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب ایک کارڈ لکھ کر حاصل کریں۔

(انچارج صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

دوست اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ:۔

"موجودہ دور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق کام کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔"

سابقون الاولون کا انیس ۱۹ سالہ پہلا دور ماہ نومبر کے آخر میں ختم ہو رہا ہے۔ اور اس دور کے مخلصین کے نام ایک رسالہ میں (جس میں ہر ایک کا نام و پتہ اور انیس ۱۹ سالہ اشاعت اسلام میں دی ہوئی امداد دکھائی جائے گی) چھپنے والی ہے۔ آپ اپنے حساب کا جائزہ لیں۔ اگر انیس سال میں سے کچھ بقایا ہے تو اس ماہ میں ادا کر کے نام فہرست میں لکھوا لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اطلاع

ایک احمدیہ لائبریری لاٹھیانوالہ چک ۱۹۶ رکھ برانچ میں قائم کی گئی ہے۔ جو ۲۵۰ کتب پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی تصنیف کردہ کتب و فائل اخبارات و رسالہ جات موجود ہیں نیز غیر احمدی کتب بھی موجود ہیں۔ ارد گرد کی جماعتوں کو مطلع کر دیا جاتا ہے کہ وہ دوست خود بھی لائبریری سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے زیر اثر غیر احمدی احباب کو بھی تحریک کریں۔ سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ کتب پڑھائیں۔ واقفیت کی بناء پر ہر وقت کتب مل سکتی ہیں۔ (خاکسار رحیم بخش سندھو مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ لاٹھیانوالہ ڈاکخانہ گھوڑیانوالہ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور)

درخواست دعا

مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب کراچی کئی روز سے شدید بیمار ہے۔ احباب شفایابی و صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوسناک حادثہ

برادرم محترم سید عبد الحی صاحب منصوری گذشتہ اتوار اپنی اہلیہ محترمہ سمیت کار میں راولپنڈی تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ گوجرانوالہ کے قریب ان کی کار ایک درخت کے ساتھ ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ سید صاحب کی اہلیہ صاحبہ اس حادثہ سے اسی وقت فوت ہو گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ سید صاحب کو بھی جسم پر سخت چوٹیں آئیں۔ دوسرے دن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شام کے قریب مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ اور محترمہ کو عشاء کے قریب موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ کا نام قمر النساء تھا۔ وفات کے وقت عمر ۴۸ سال کے قریب تھی۔ آپ حضرت قریشی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ قریشی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص اور نہایت قدیمی خدام میں سے تھے۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ ایک نہایت دیندار باپ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے خود بھی نہایت نیک اور سلسلہ سے بے انتہا محبت رکھتی تھیں اور سلسلہ کے امام کے لئے خاص جذبۂ غیرت اُن میں پایا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور سید صاحب اور اُن کے بچوں اور بچیوں کو صبر عطا فرمائے۔ (غلام فرید ملک)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے۔ اور ہزاروں ہزار لوگ جو اپنے ضروری کاروبار کو چھوڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف ڈیڑھ ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنا اپنا چندہ جلسہ جلد ادا کر دیں۔ تا کہ جلسہ کے اخراجات کے لئے سہولت ہو سکے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں اور ان کی سستی کی وجہ سے سلسلہ کو کافی بار برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے جلد سے جلد اور با شرح ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور جو دوست اپنا چندہ باشرح ادا فرمائیں۔ اُن کی اسم وار فہرست حضور کی اطلاع کے لئے ارسال فرمائیں۔ تا کہ ایسے دوستوں کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی تحریک کی جا سکے۔

عہدیدار احباب اس اعلان کو بار بار جماعت کے دوستوں کو سناتے رہیں۔ اور اپنی جماعت کے مخلص صاحبان کو تاکید فرمائیں کہ وہ افراد جماعت احمدیہ سے جلسہ سالانہ کے چندہ کی وصولی کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پتے مطلوب ہیں

(۱) راجہ عطاء اللہ خان صاحب چغتائی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاڑی پورہ ریاست کشمیر جو پچھلے سال حکیم فتح محمد شاہ صاحب راولپنڈی کے پاس مقیم تھے۔ موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست اُن کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

(۲) مکرم میر ظفر اللہ صاحب افریقی پسر مکرم میر اکبر علی صاحب کے موجودہ مکمل ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

(۳) سردار عطاء اللہ صاحب جہاں بھی ہوں۔ اپنے ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں اگر کسی دوست کو اُن کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو اطلاع دیں (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ماہوار تبلیغی رپورٹ بھجوائیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹ موصول نہیں ہو رہیں۔ صدر صاحبان جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

دعائے مغفرت

میری والدہ ماجدہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ کلاں شیخ عبد الحمید صاحب شملوی بروز ہفتہ مورخہ ۱۱ ۵۳ بوقت پونے دس بجے رات بعمر ۶۰ سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ آپ موصیہ تھیں سلسلہ سے ازحد محبت اور اُنس تھا۔ احباب والدہ ماجدہ کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار زبیدہ بیگم اہلیہ کیپٹن غلام محمد صاحب کھوکھر ۱۱ [illegible])

(۲) میری اہلیہ عرصہ دو سال کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ ۱/۲ ۴ بجے اپنے مولا حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

[illegible]

حب اطہر (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج: فی تولہ ڈیڑھ روپیہ: مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ۱۲۳-۱۳

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

اور منہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو توڑا مروڑا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مبہم ہے صاف ہے یہی ہے

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

اس لئے ہم پنڈت جی سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے وسواس دور کر دیں۔ پاکستان میں قرآن کریم کے اس دور خشندہ جادہ کے مطابق دستور کام کریگا۔ اور کسی غیر مسلم کو یہاں انشاء اللہ پریشانی کا دن دیکھنا نصیب نہیں ہو گا۔ پاکستان میں حقیقی اسلامی جمہوریت کی جس اب واقعی پیدا ہو چکی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے کہ

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون"

ہمیں نے قرآن کریم نازل کیا ہے۔ اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔

نہایت ضروری اعلان!

مرزا محمد عثمان صاحب ولد مرزا محمد اسحٰق صاحب واقف زندگی قریباً دو ہفتہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ بغیر اجازت حاصل کئے ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو کر کہیں چلے گئے ہیں۔ چونکہ ان کے موجودہ پتہ کا علم نہیں لہٰذا بذریعہ اخبار مرزا محمد عثمان صاحب کو اطلاع دیتے ہوئے تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس اعلان کو دیکھتے ہی فوراً ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ ورنہ بصورت عدم تعمیل ان کے خلاف سخت حکمانہ کارروائی کی جائیگی۔ عہدہ داران جماعت ہائے کراچی و کوئٹہ کو اگر مرزا محمد عثمان صاحب کا علم ہو تو وہ اعلان ہذا تعمیل کیلئے ان کے علم میں لا کر مشکور فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

25294 کیپٹن محمد عبداللہ صاحب ۳۱ دسمبر
25295 فضل حسین صاحب ۳۱ "
25298 میاں رشید احمد صاحب ۳۱ "
25299 خلیل احمد صاحب ۱۶ "
25301 ڈاکٹر خواجہ عبدالمنان صاحب ۳۱ "
25302 کیپٹن بشیر احمد صاحب ۳۱ " ۲۵

25273 لائبریری ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۳ دسمبر ۱۳۳۲ھش
25275 چوہدری غلام محمد خان صاحب ۱۲ "
25279 انجمن احمدیہ کھنڈ ایارڈ ۱۹ "
25281 کیپٹن سید محمود احمد شاہ صاحب ۱۹ "
25282 فضل الدین صاحب ۲۰ "

دسمبر ۳۳ھش میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ لیکن احباب کا خیال ہوتا ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر قیمت اخبار جمع کرا دیں گے۔ لیکن ہوتا یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کے دنوں میں بعض احباب کو جلسہ میں فرصت تک نہیں ملتی اور قیمت اخبار موقعہ پر ادا نہیں ہوتی۔ اس صورت میں تاکید عرض ہے کہ قیمت جلسہ سالانہ سے قبل ہی ارسال کرنے کی سعی فرماویں۔ لہٰذا احباب سے التماس ہے کہ قیمت اخبار جلسہ سالانہ کے قبل ہی بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر ممنون اور شکریہ کا موقعہ دیں۔ ممنون ہونگا

24931 چوہدری نور محمد صاحب ۳۱ دسمبر ۱۳۳۲ھش
25042 " عبدالوحید خان صاحب " "
25017 چوہدری بالن محمد صاحب ۱۰ "
25019 " غلام احمد صاحب ۱۹ "
25055 " محمد شریف صاحب ۱۶ "
25103 " نذیر حسین صاحب ۳۱ "
25104 مستری محمد غنی صاحب ۲۰ "
25115 حوالدار کلرک محمد اسمٰعیل صاحب ۱۱ "
25117 حکیم محمد لطیف صاحب ۱۱ "
25127 میجر غلام محمد صاحب اقبال ۳۱ "
25137 ماسٹر رشید احمد صاحب ۳ "
25151 ایم اے خورشید صاحب ۳۱ "
25154 چوہدری محمد دین صاحب ۲۱ "
25160 ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ۱۵ "
25161 چوہدری نذر الاسلام صاحب ۱۵ "
25196 چوہدری عبدالمجید خان صاحب ۳۱ "
25167 نصیر الدین صاحب ۳۱ سرشتہ
25170 چوہدری غلام قادر صاحب ۴ "

24891 بشیر الدین صاحب ۳۱ دسمبر ۱۳۳۲ھش
24892 چوہدری سردار خان صاحب ۳۱ "
24893 سید محمد ہاشم صاحب ۳۱ "
24894 چوہدری رحیم بخش صاحب ۳۱ "
24896 قاضی قادر بخش صاحب ۳۱ "
24899 سید ظہور احمد صاحب ۳۱ "
24902 مرزا اللہ دتہ صاحب ۳۱ "
24903 نور محمد خان صاحب ۳۱ "
24907 حوالدار کلرک محمود احمد صاحب ۳۱ "
24908 ملک غلام محمد صاحب ۲۵ "
24909 چوہدری محمد نصیب صاحب ۳۱ "
24914 چوہدری غلام محی الدین صاحب ۳ "
24915 مولوی نور دین صاحب ۳۱ "
24921 بابو محمد یعقوب صاحب ۳۱ "
24923 میاں محمد یار صاحب ۳۱ "
24924 چوہدری نذیر احمد صاحب ۳۱ "
24926 چوہدری محمد فیروز صاحب ۳۱ "
24928 چوہدری علاؤ الدین صاحب ۳۱ "

25264 حکیم احمد صاحب ۳۱ دسمبر ۱۳۳۲ھش
25266 چوہدری محمد نذیر صاحب ۳۱ "

25174 شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۶ دسمبر ۱۳۳۲ھش
25176 میاں رحمت اللہ صاحب ۱۹ "
25178 میاں محمد صاحب " "
25183 چوہدری عنایت اللہ خان صاحب ۱۵ "
25187 میجر ایس۔ ایم اے خان صاحب ۱۹ "
25190 حکیم محمد سعید صاحب ۲۷ "
25191 میجر محمد اسلم صاحب ۲۲ "
25192 چوہدری عبداللہ خان صاحب ۲۴ "
25195 مولوی مصباح الدین صاحب ۲۸ "
25196 چوہدری علی احمد صاحب ۲۵ "
25197 میاں شہاب الدین صاحب ۲۵ "
25201 ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ۳۱ "
25205 خواجہ محمد حکم الدین صاحب ۳۱ "
25209 ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۳۱ "
25210 سلطان احمد صاحب ۳۱ "
25213 فتح دین صاحب ۳۱ "
25223 گل محمد صاحب ۳۱ "
25237 مرزا عبدالرؤف صاحب ۳۱ "
25238 ملک محمد عاشق صاحب ۱۵ "
25247 ماسٹر امیر عالم صاحب ۱۱ "
25248 چوہدری رحمت خان صاحب ۲۵ "
25249 محمد فقیر اللہ خان صاحب ۲ "
25263 چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ۲ "

اولاد نرینہ کی بجائے خدا اپنا تجربات پیش کرتے ہیں یہ نسخہ شاہی طبیب حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو اپنے قلم سے تحریر کر دیا۔ جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ اگر پہلے سوا مہینہ اس کا استعمال شروع کر دیں تو خدا کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہو گا

اولاد نرینہ

قیمت مکمل کورس پچیس روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۹۵ لاہور

حضرت امام جماعت احمدیہ کا

پیغام احمدیت

گجراتی اور اردو میں

مفت

کارڈ آنے پر

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمارے عطریات کے بارے میں!

جناب محمد شفیع صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی مشہور اجانکو لسٹ لاہور

سے تحریر فرماتے ہیں: "آپ کا عطر حنا میرے ایک بزرگ دوست کو اس قدر پسند آیا کہ میں نے انہیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور اسی طرح عطر خس بھی میں نے ایک عزیز دوست کو پیش کر دیا۔ انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ آپ مجھ سے عطروں کے متعلق رائے پوچھتے ہیں۔ میں خوشبویات کا کوئی اچھا پرکھنے والا نہیں لیکن یہ بات کہ آپ کے عطر حنا کو میرے ایک نہایت پاکباز اور مقدس رنگ نے پسند فرمایا اسکی قطعی دلیل ہے۔"

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

سندات غلط ثابت کرنے والے کیلئے ایک ہزار روپیہ انعام!

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

خالص ممیرا اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب شدہ سائنٹیفک طریقہ پر سال بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے۔ گذشتہ ۳۰ برس سے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور نامور حکیموں، پروفیسروں، سرکاری افسروں، پیشہ ور دانشمندوں اور پبلک کے عام افراد سے بسیار الاثر اور اکسیر ہونے کی شاندار سندات حاصل کر چکا ہے۔ ککرے خواہ کسقدر پرانے ہوں جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔ آنکھوں کی اندرونی و بیرونی سرخی کو خود زائل کر دیتا ہے۔ خارش، دھند، اور آشوب کیلئے مفید ہے۔ موتیا بند، گرتی پلکوں اور کم بینائی کیلئے ازحد مفید اور مجرب ہے۔ بعض مریض جو ہمیشہ کی روشنی میں آنکھ نہ کھول سکتے تھے چند یوم کے استعمال سے اپنا مطالعہ شروع کرنے کے قابل ہو گئے۔ بعض نے اسکو معجزہ قرار دیا۔ باوجود دواء ہونے کے بالکل بے ضرر ہے۔ شیر خوار بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اور لطف یہ کہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت صرف پانچ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ المشتہر:

مرزا اسلم بیگ موجد "تریاق چشم" محلہ شاہ دولہ صاحب گجرات

حال حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

تریاق اطہر (رجسٹرڈ) حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں: فی شیشی ۲ روپیہ: مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے:۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

کپڑے کی قلت دور کرنے کیلئے جاپان اور دوسرے ممالک سے ۸ کروڑ روپیہ کا کپڑا منگوانے کا فیصلہ

کراچی ۲۰ نومبر: حکومت پاکستان نے ملک میں کپڑے کی قلت ختم کرنے کے لئے تقریباً ۸ کروڑ روپے کی قیمت کا کپڑا جاپان اور دوسرے اسٹرلنگ ممالک سے درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کپڑے کو جلدی خریدنے اور درآمد کرنے کا انتظام کرنے کے لئے خریداری کی ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ خریدی جانے والی قسموں کے تعین میں کپڑا درآمد کرنے والوں کی تنظیموں سے مشورہ لیا جائے گا۔

پاکستان کی تمام یونٹوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ۹ اور ۱۰ نومبر ۱۹۵۳ء کو منعقد ہوئی تھی۔ اور کپڑے کی ان قسموں کے بارے میں جو خریدی جانے والی ہیں۔ ان کی اہم تفصیلات وزارت صنعت کے پاس پہلے ہی سے ہیں۔

کپڑا حکومت کے حساب میں درآمد کیا جائیگا متعدد یونٹوں کے درمیان اس کی تقسیم ٹیکسٹائل کمشنر کی جانب سے کی جائے گی۔ یونٹوں کی حکومتیں اپنے اپنے علاقوں میں اس کپڑے کو تقسیم کرنے کے لئے اسکیمیں بنانے میں مصروف ہیں۔

درآمد کردہ کپڑا ملک میں پہنچ جانے پر اسے امکانی حد تک متعدد یونٹوں کی حکومتوں کی ہدایات کے تحت تجارت کے عام وسیلوں کے ذریعہ تقسیم کیا جائے گا۔ جہاں ممکن ہوگا وہاں راشن میں شامل اجناس تقسیم کرنے والی سرکاری مرکزوں کو بھی کام میں لایا جائے گا۔

تھائی لینڈ کے سفیر کا عطیہ

کراچی ۲۰ نومبر: پاکستان میں تھائی لینڈ کے سفیر نے وزیر اعظم کے تعمیر مکانات کے چندہ فنڈ میں ۵ سو روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

اسرائیلی حملہ کی سخت مذمت

اقوام متحدہ ۲۰ نومبر: کل یہاں تین بڑی مغربی طاقتوں نے اردن کے علاقہ قبیہ پر اسرائیلی فوجوں کے حملے کی بڑی سخت مذمت کی ہے۔

مشرقی پاکستان کے غرباء میں لاکھوں من چاول مفت تقسیم ہوں گے

ڈھاکہ ۱۸ نومبر: معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان میں مفت تقسیم کے لئے دو لاکھ ۷۲ ہزار من چاول کی منظوری ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی تک مذکورہ چاول وہاں نہیں پہنچا۔ چنانچہ مقامی حکام نے صوبائی سول سپلائی کے محکمہ سے پیشگی چاول لے کر مفت تقسیم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ مشرقی بنگال کو یہ چاول امریکی گندم کی بجائے دیئے گئے ہیں جو امریکہ نے تحفتاً پاکستان کو دی ہے۔ اب تک صوبے کے سات اضلاع میں ۹۱ ہزار من چاول یکم دسمبر ۱۹۵۳ء سے چار ہفتوں کے لئے مفت تقسیم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ کہا گیا ہے کہ غرباء کے لئے مفت چاولوں کا کوٹہ آئندہ سال جنوری تک جاری رہیگا۔

لاہور ۱۹ نومبر: فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے کل مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر نوائے وقت مولانا محمد یعقوب خان ایڈیٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بعض دوسرے گواہوں کے بیانات سنے مسٹر حمید نظامی نے اپنا بیان بند کمرے میں دیا۔

جماعت اسلامی کے سات کارکنوں کی رہائی

لاہور ۲۰ نومبر: کل جماعت اسلامی کے سات کارکنوں کو جنہیں پچھلے دنوں تحفظ امن کے اندیشہ کے پیش نظر پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دیا گیا۔ ان میں جماعت اسلامی کی مجلس عاملہ کے دو رکن بھی شامل ہیں۔

نیز معلوم ہوا ہے کہ جماعت اسلامی کے دوسرے اراکین۔ امین احسن اصلاحی۔ چودھری محمد اور نقیر حسین کی میعاد قید ۲۹ جنوری ۱۹۵۴ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی

کراچی ۲۰ نومبر: قائم مقام گورنر جنرل مسٹر عبد الرشید نے پاکستان پارلیمنٹ کے اجلاس کو ملتوی کر دیا ہے۔

بھارت کو امریکہ کی مالی امداد

نئی دہلی ۱۹ نومبر: کل بھارتی وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے بھارتی پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ امریکہ ۵۳-۱۹۵۴ء میں بھارت کو ۸ کروڑ ۳۱ لاکھ ڈالر کی مالی امداد دے گا۔

شاہ ایران کی والدہ کی واپسی

پیرس ۱۸ نومبر: کل شاہ ایران کی والدہ مارسیلز سے ایران کے لئے روانہ ہو گئیں۔ انہیں ڈاکٹر مصدق نے کئی ماہ قبل ان کی لڑکی شہزادی اشرف کے ساتھ جلا وطن کر دیا تھا۔ آج یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ شہزادی اشرف کا ۸۰ ہزار پونڈ مالیت کا جو سامان فرانسیس میں چوری اور دھوکہ بازی سے ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اس میں دس ہزار پونڈ کا وہ سمور کا کوٹ بھی شامل ہے جو مارشل اسٹالن نے انہیں تحفہ میں دیا تھا۔

جرمن سیاح دنیا کا پیدل سفر کریگا

ملتان ۱۸ نومبر: ایک جرمن سیاح جو گذشتہ گیارہ ماہ سے پیدل سفر کر رہا ہے ۴۰۰۰ ہزار میل کی مسافت طے کرنے کے بعد کل یہاں پہنچا۔ سیاح موصوف یورپ کے علاوہ مشرق قریب و بعید کا دورہ بھی کر چکا ہے کراچی پہنچتے پر اس کے پاؤں میں کچھ تکلیف پیدا ہو گئی تھی۔

لندن ۱۹ نومبر: ٹریسٹ کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے جو کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے اس میں اب اٹلی کی حکومت نے غیر مشروط طور پر شرکت کرنا منظور کر لیا ہے۔

اپنے وزیر خارجہ کی تقریر کا ریکارڈ سنکر مصدق نے کانوں میں انگلیاں دے لیں

تہران ۱۰ نومبر: جنرل آزمودہ سرکاری وکیل نے سابق وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق کے مقدمے میں کہا۔ کہ ایرانی عوام اسکی حکومت کے زوال کا باعث ہیں۔ ۱۳ اگست کو شاہ نے جنرل فضل اللہ زاہدی کو وزیر اعظم مقرر کیا تھا۔ اس وقت سے ڈاکٹر مصدق کی حکومت غیر قانونی ہو گئی تھی۔ جنرل زاہدی نے اس ڈر سے کہ کشت و خون نہ ہو۔ مصدق کا مقابلہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ یہ ایرانی عوام تھے۔ جنہوں نے ۱۹ اگست کو مصدق کا تختہ الٹ دیا۔ عدالت نے ڈاکٹر مصدق کے ساتھی سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی کی تقریر کا ایک ریکارڈ سنا۔ اس دوران میں ڈاکٹر مصدق نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں دے لیں۔ سرکاری وکیل اس حرکت کو غور سے دیکھتا رہا۔ ڈاکٹر فاطمی کی تقریر میں بادشاہ کے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ وہ ایران سے فریب تر برطانوی محفوظ قلعہ بغداد میں بھاگ گیا ہے۔ عوام اب اس کے خاندان کا خاتمہ کر دیں۔ جنرل فضل اللہ زاہدی کو وزیر اعظم مقرر کرنے کا فرمان جاری کرنے کے بعد شاہ ایران کو ملکہ ثریا سمیت بغداد جانا پڑا تھا۔ آج ڈاکٹر مصدق کے خلاف مقدمے کی سماعت کا نواں دن تھا۔ پولیس ابھی تک ڈاکٹر حسین فاطمی سابق وزیر خارجہ کی تلاش میں ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ایک مشتعل ہجوم نے اس کے ٹکڑے اڑا دئے تھے۔ ڈاکٹر مصدق سرکاری وکیل کی تقریر کے دوران میں کبھی شور مچاتے تھے۔ اور کبھی اپنے ڈیسک پر سر رکھ کر سو جاتے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکاری وکیل مزید نو روز اپنی تقریر جاری رکھیں گے۔ اور مقدمہ بہت طویل ہوگا۔ ایرانی اخبارات مقدمے کی کارروائی بغیر تبصرہ کے شائع کر رہے ہیں۔

سرکاری وکیل جنرل آزمودہ نے اس خبر کو غلط بتایا۔ کہ مجھے ٹیلی فون پر کسی نے قتل کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر دھمکی دی بھی گئی۔ تو مجھے کوئی ڈر نہیں ہے۔ سرکاری وکیل نے کہا۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے بادشاہ یا مقتدر حکومت بننے کی دھن میں عوام کی پروا نہیں کی۔ کہ ان پر کیا گذر رہی ہے۔ عدالت کے ایک افسر نے بتایا۔ کہ عدالت کے صدر نصر اللہ مقبلی کو کسی نے ٹیلی فون پر قتل کی دھمکی دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دھمکی تودہ (کمیونسٹ) پارٹی کی طرف سے دی گئی ہے۔

سرکاری وکیل حسین آزمودہ نے اپنی بیماری کا ذکر کیا۔ چنانچہ عدالت کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔

فیڈرل کورٹ کے تمام ججوں پر شریعت سے متعلق امتحان پاس کرنا لازمی قرار دیا جائے

لاہور ۱۸ نومبر: پیر صاحب ذکوری شریف محمد عبد اللطیف نے ایک بیان پریس کو دیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ چونکہ نئے دستور میں یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ دستور کی کسی دفعہ کے قرآن وسنت کے مخالف ہونے کا فیصلہ کرنے کا کام فیڈرل کورٹ کے جج صاحبان انجام دیں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ تمام ججان فیڈرل کورٹ پر یہ لازم قرار دیا جائے۔ کہ وہ شریعت اسلامی کے متعلق ایک امتحان پاس کریں۔ تاکہ وہ یہ سمجھ سکیں۔ کہ قرآن وسنت کی روشنی میں قوانین کی تشریح وتعبیر کا طریقہ کیا ہے۔

کراچی میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل کا دفتر بند

کراچی ۱۸ نومبر: پاکستان میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل مسٹر مشتاق احمد آج لاہور روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ پنجاب ٹرانسپورٹ بورڈ کے صدر کا عہدہ سنبھالیں گے۔ مسٹر مشتاق احمد کے اس نئے عہدہ کو قبول کرنے کے بعد پاکستان میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل کا دفتر بند کیا جا رہا ہے۔ یہ دفتر ۱۹۴۸ء سے کراچی میں قائم تھا۔

ڈان کے ڈائرکٹر مسٹر گورمانی سے ملے

کراچی ۱۸ نومبر: گجراتی کے روزنامہ ملت نے آج یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ "ڈان" کے مالکان پاکستان ہیرالڈ لمیٹڈ کے ایک ڈائرکٹر نے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی سے "ڈان" کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں ملاقات کی۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اندرونی طور پر حکومت پاکستان سے مصالحت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گو ظاہر میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اخبار "ڈان" اس کارروائی کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔

پاکستان پرنٹنگ کارپوریشن میں کرنسی اور بینک نوٹ بھی چھپنے لگے

کراچی ۱۸ نومبر: پاکستان کے تمام کرنسی و بینک نوٹ اور ڈاک کے ٹکٹ اب پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن میں چھپنے لگے ہیں۔ کارپوریشن کے چیئرمین سر عبد الرحمٰن نے سالانہ جلسے میں بتایا۔ کہ اس سال کارپوریشن کو ۲ لاکھ ۷۲ ہزار ۵ سو روپے کا منافع ہوا۔ کارپوریشن میں اب آٹھ سو ملازم ہیں۔

فوجی اڈوں پر گفتگو نہیں ہوئی ڈائرکٹر ہاورڈ

واشنگٹن ۱۹ نومبر: کل مسٹر ایڈلائی ہاورڈ نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ میں نے پاکستان کے گورنر جنرل یا وزیر خارجہ سے فوجی امداد یا اس کے بدلے پاکستان میں فوجی اڈے بنانے سے متعلق بات چیت نہیں کی۔